وائٹی اور بھوت
مصنّف : دیویکا رنگاچاری
CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

# وائٹی اور بھوت


مصنّف : دیویکا رنگاچاری
تصاویر : نیتا گنگوپادھیا
مترجم : شمیمہ بیگم


چلڈرن بک ٹرسٹ    قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان    بچوں کا ادبی ٹرسٹ
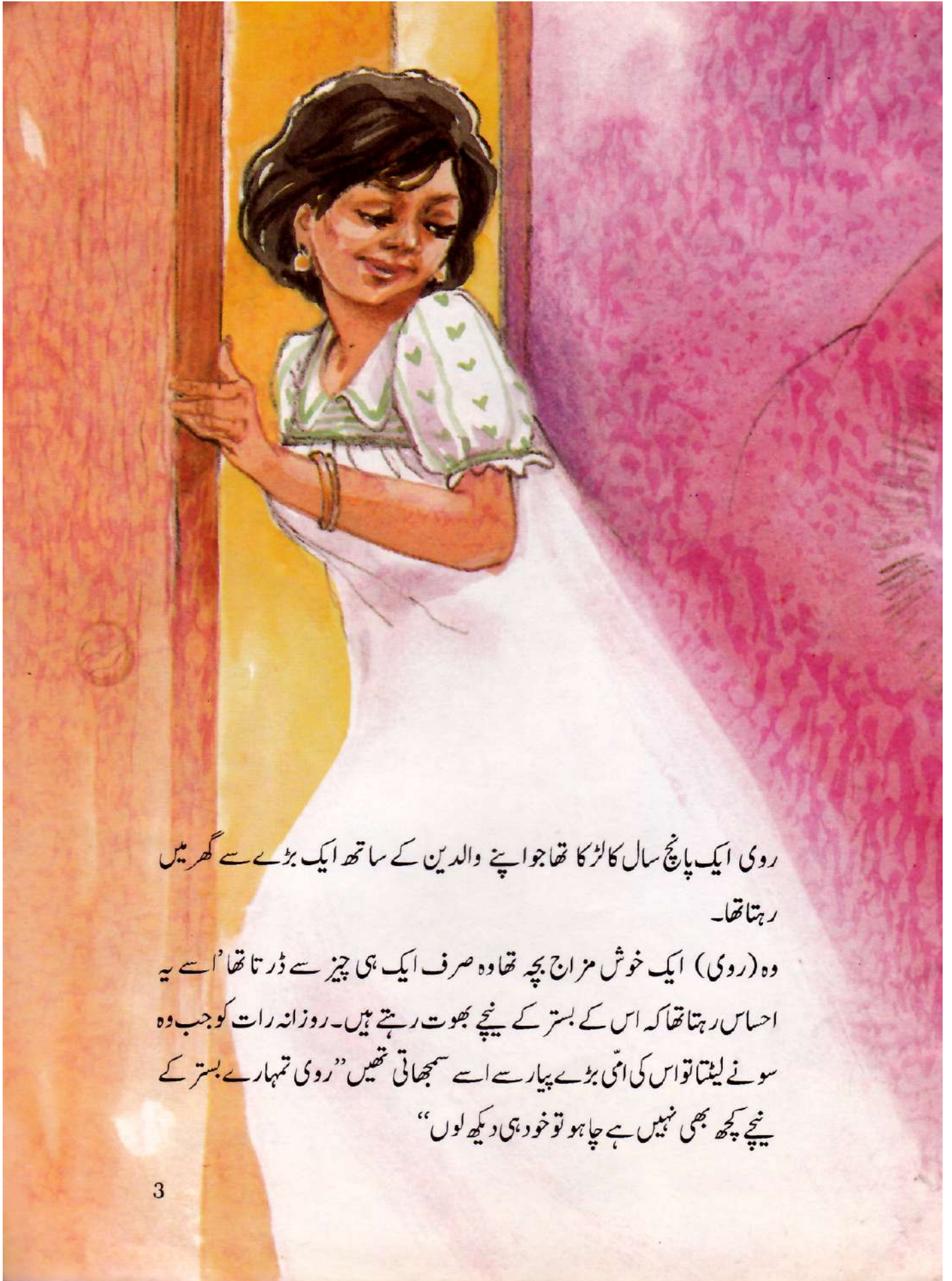
روی ایک پانچ سال کا لڑکا تھا جو اپنے والدین کے ساتھ ایک بڑے سے گھر میں رہتا تھا۔

وہ (روی) ایک خوش مزاج بچہ تھا وہ صرف ایک ہی چیز سے ڈرتا تھا' اُسے یہ احساس رہتا تھا کہ اس کے بستر کے نیچے بھوت رہتے ہیں۔ روزانہ رات کو جب وہ سونے لیٹتا تو اس کی امّی بڑے پیار سے اسے سمجھاتی تھیں "روی تمہارے بستر کے نیچے کچھ بھی نہیں ہے چاہو تو خود ہی دیکھ لو"
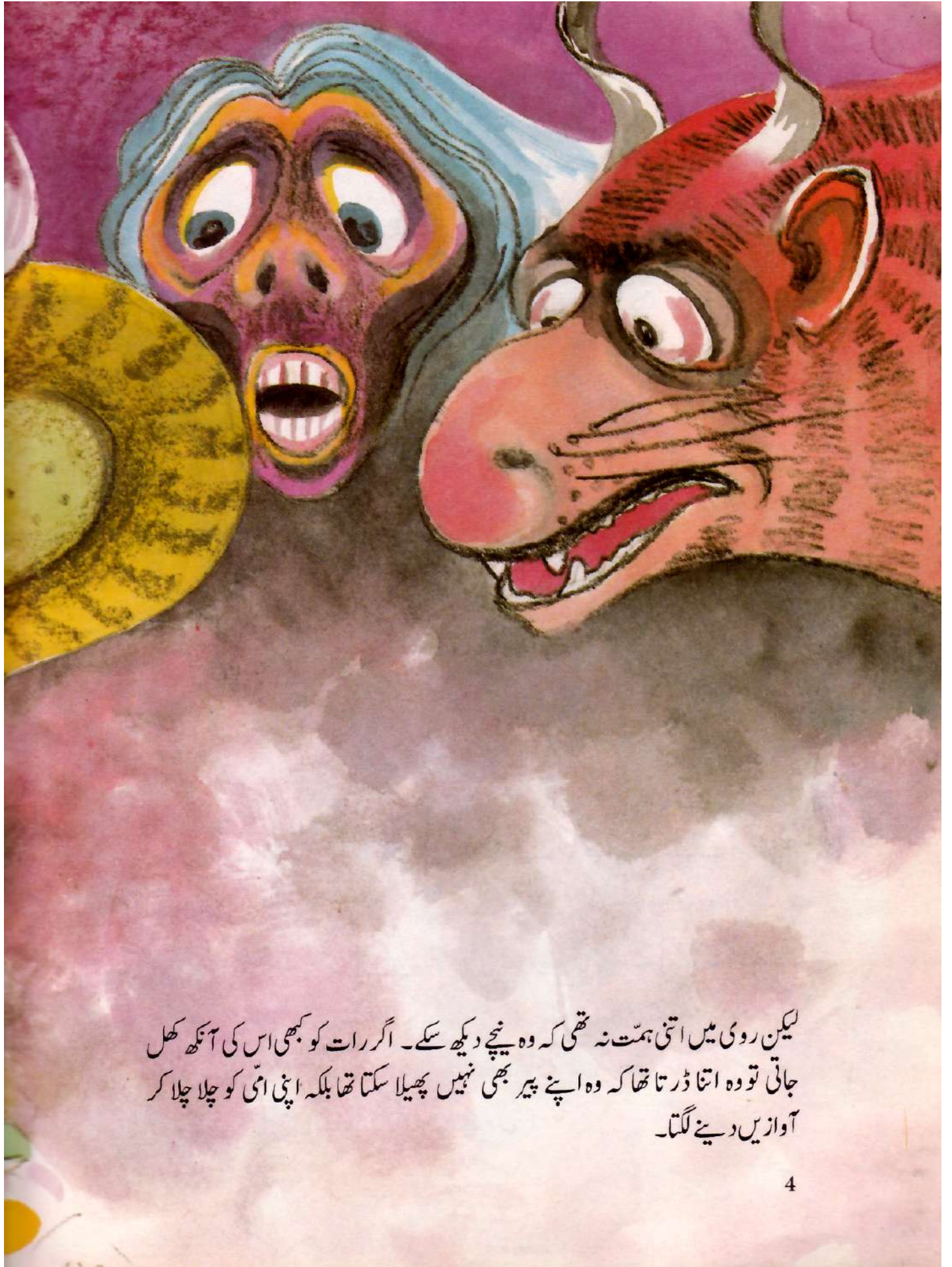
لیکن روی میں اتنی ہمّت نہ تھی کہ وہ نیچے دیکھ سکے۔ اگر رات کو کبھی اس کی آنکھ کھل جاتی تو وہ اتنا ڈرتا تھا کہ وہ اپنے پیر بھی نہیں پھیلا سکتا تھا بلکہ اپنی امّی کو چلا چلا کر آوازیں دینے لگتا۔

ایک دن شام کے وقت روی اپنے والدین کے ساتھ پارک میں گیا وہ بہت خوش تھا اور گھاس پر قلا بازیاں کھا رہا تھا اور اس کے والدین اسے دیکھ رہے تھے کہ اچانک روی غائب ہو گیا۔ اس کے والد بوکھلا کر آوازیں دینے لگے۔ "روی ، روی"۔

لیکن روی کا کہیں پتا نہ تھا۔ وہ اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈنے لگے اچانک ان کی نظر پڑی کہ روی ڈھلان سے اپنی گود میں ایک بنڈل سا لیے آ رہا ہے۔ وہ ایک دم چلایا "ڈیڈی ! مجھے ایک کتّے کا بچہ ملا ہے ذرا دیکھیے اس کے کہیں چوٹ تو نہیں لگی ہے؟"۔
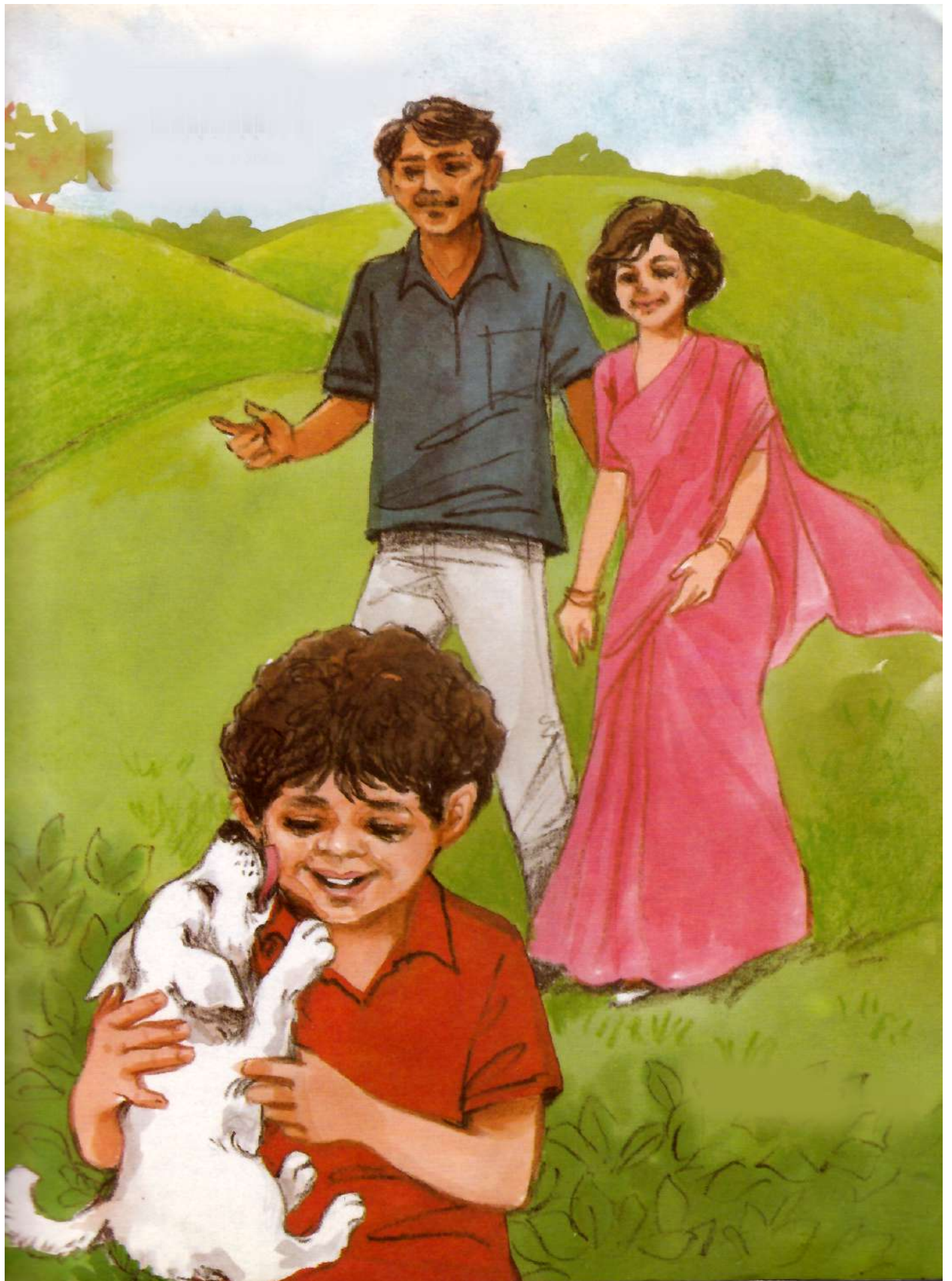
اس کے والد نے سہمے ہوئے کتّے کے بچّے کو دیکھ کر کہا ''نہیں! میرا خیال ہے یہ ڈر گیا ہے، یا شاید ڈھلان سے لڑھک گیا ہے''۔

روی نے پوچھا ''میں اسے پال لوں۔''

اس کے والد نے پارک پر نظر ڈال کر کہا یہ شاید بھٹکا ہوا کتّے کا بچّہ ہے ٹھیک ہے تم رکھ لو مگر اس سے پہلے کہ ہم اسے رکھیں، کسی جانوروں کے ڈاکٹر سے معائنہ کروانا پڑے گا۔

روی خوشی سے چلانے لگا ''مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر منع نہیں کرے گا۔ کیا ہم اسے وائٹی کے نام سے پکار سکتے ہیں کیوں کہ یہ کس قدر سفید ہے۔ پھر کتّے سے بولا ''تمہیں اپنا نام پسند ہے وائٹی؟'' کتّے نے ہلکے سے اپنی دم ہلادی۔

گھر میں وائٹی کے کھانے، پینے، نہلانے دھلانے اور برش کرنے کا خاص خیال رکھا گیا۔ روی کی امّی نے ایک پرانی سی ٹوکری نکال کر اس کا بستر بنادیا۔ دوسرے دن وہ اسے جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے اور اس نے تصدیق کردی کہ وائٹی ایک تندرست کتّے کا بچّہ ہے۔

وائٹی اور روی بہت اچھے دوست بن گئے۔ وائٹی روز روی کے اسکول سے واپس آنے کا بے چینی سے انتظار کرتا اور پھر دونوں مل کر خوب کھیلتے۔ رات کو بھی وہ اپنی ٹوکری میں روی کے کمرے میں ہی سوتا تھا۔

روی نے وائٹی سے کہا ''میرے بستر کے نیچے کبھی مت جانا ورنہ تمھیں بھوت پکڑ لیں گے۔'' کتّے نے بڑے دھیان سے سنا، کان کھڑے کیے اور سر اس طرح گھمایا جیسے روی نے جو کچھ کہا تھا، اسے وہ اچھی طرح سمجھ گیا ہے۔
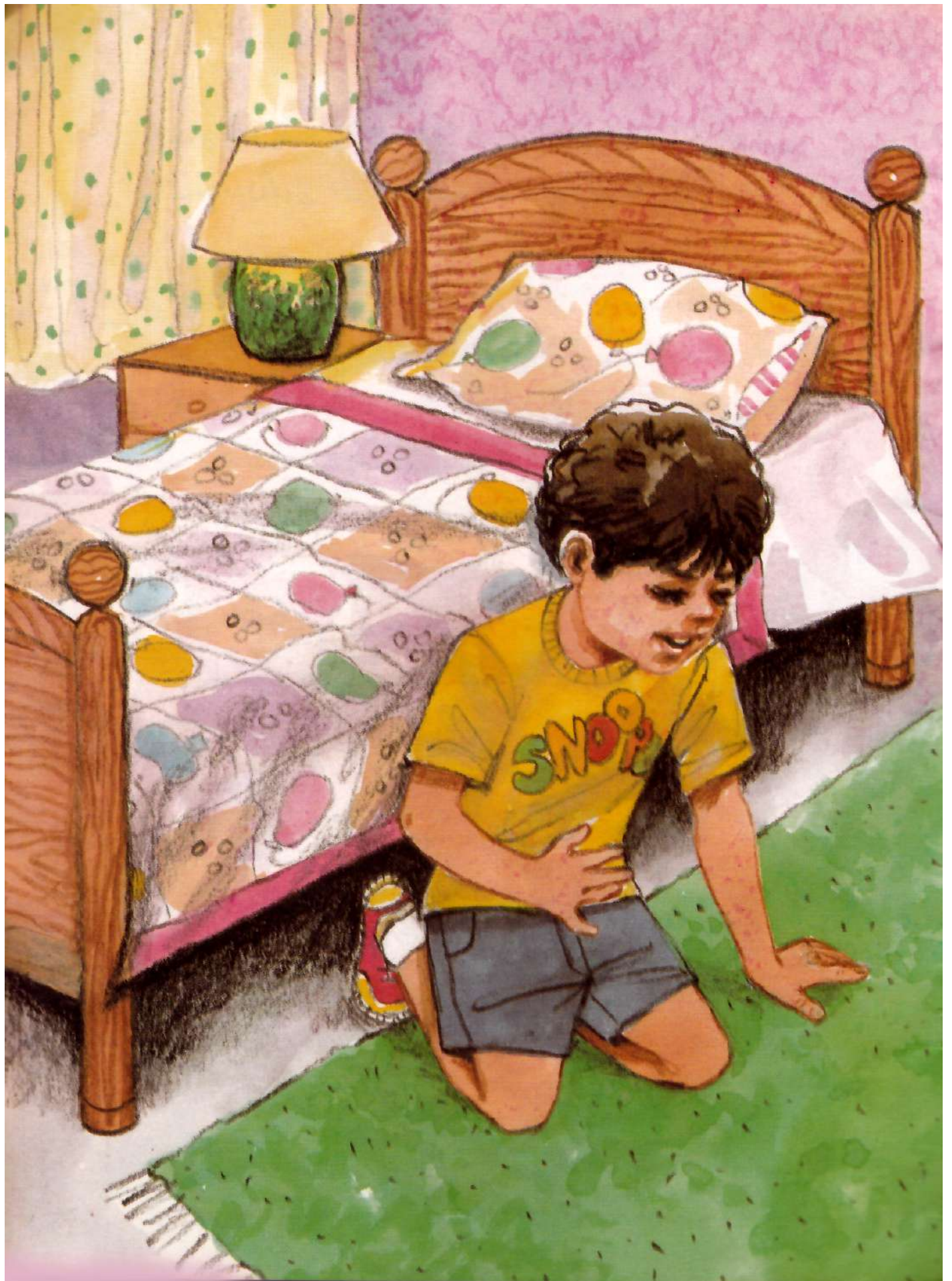
ایک دن وائٹی بیمار ہو گیا تو جانوروں کا ڈاکٹر اسے دیکھنے آیا۔
اس نے روی کو بتایا "اس کا صرف پیٹ خراب ہے کل تک ٹھیک ہو جائے گا"۔

روی دن بھر اس کے پاس بیٹھا رہا شام کو کھیلنے بھی نہیں گیا۔ رات کو جب وہ سونے کے لیے پلنگ پر جانے لگا تو وائٹی کو تھپتھپا کر "شب بخیر" کہا اور بولا "جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ"۔

کچھ دیر بعد روی کو اپنے پلنگ کے نیچے سے کچھ آوازیں سنائی دیں اور اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے سوچا بھوت ہیں اور پلنگ پر سیدھا لیٹ گیا اس میں ہلنے کی بھی ہمت نہ تھی۔ پھر اسے ہلکی سی کتے کے ہانپنے کی آواز سنائی دی اور ایسا لگا کہ وائٹی پلنگ کے نیچے ہے۔ روی نے آہستہ سے آواز دی "وائٹی باہر آؤ تمہیں بھوت کھا جائیں گے" مگر کتے نے کوئی جواب نہ دیا۔

روی یہ برداشت نہ کر سکا کہ وائٹی خطرے میں ہو۔ وہ بستر سے کود پڑا اور چاروں ہاتھ پیروں سے پلنگ کے نیچے جھک کر اسے نکالنے کی کوشش کی مگر وائٹی اور پیچھے ہٹ گیا۔

روی ایک ایک انچ آگے بڑھتے بڑھتے پلنگ کے نیچے پہنچ گیا اور آخر میں وائٹی کو دبوچ لیا۔ شور سن کر روی کے والدین کمرے میں آئے اور بجلی جلائی۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ روی اور وائٹی کھسکتے ہوئے پلنگ کے نیچے سے نکل رہے ہیں۔ روی کی امّی چیخ پڑیں کہ "پلنگ کے نیچے تم کیا کر رہے ہو؟"۔
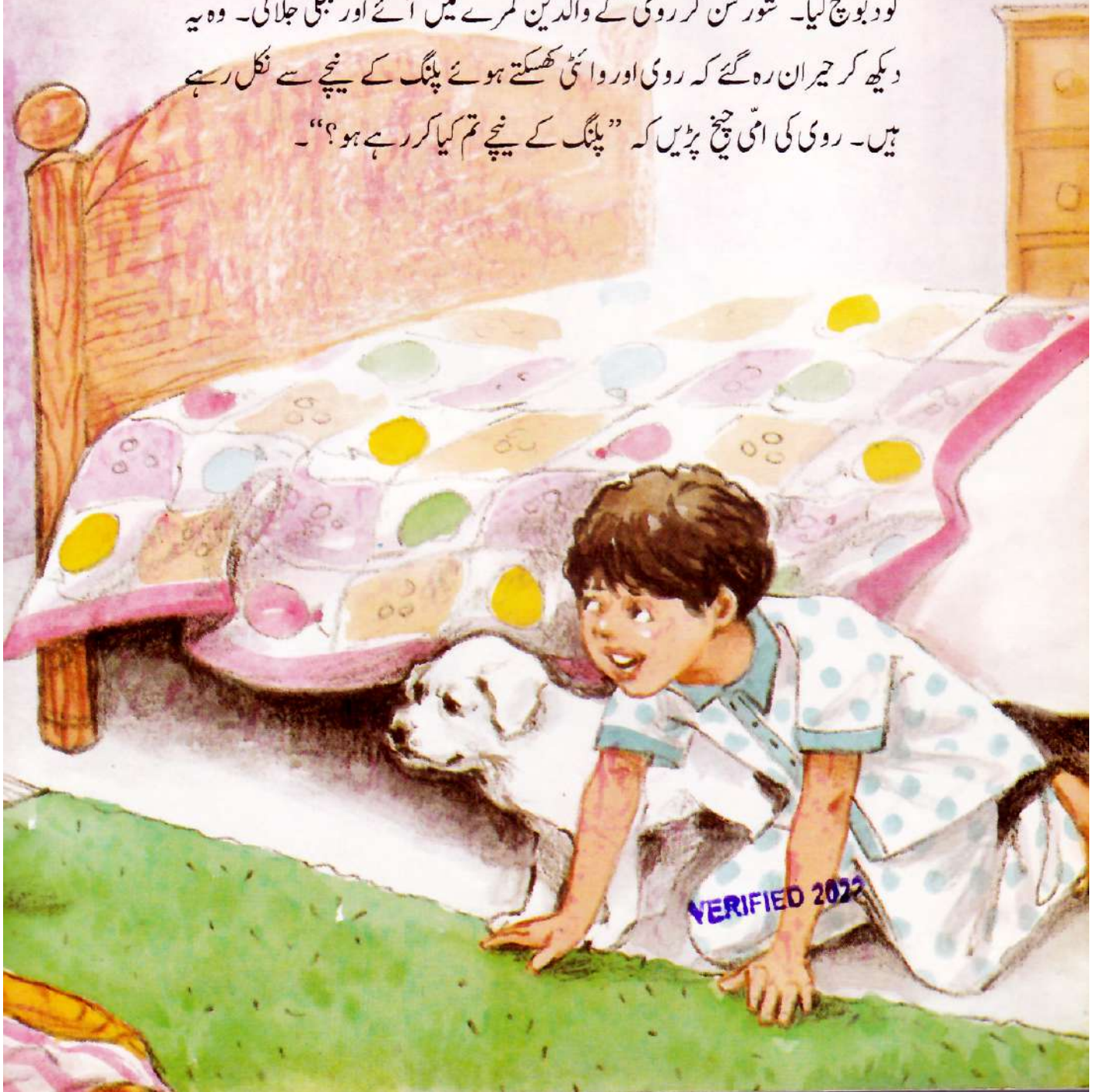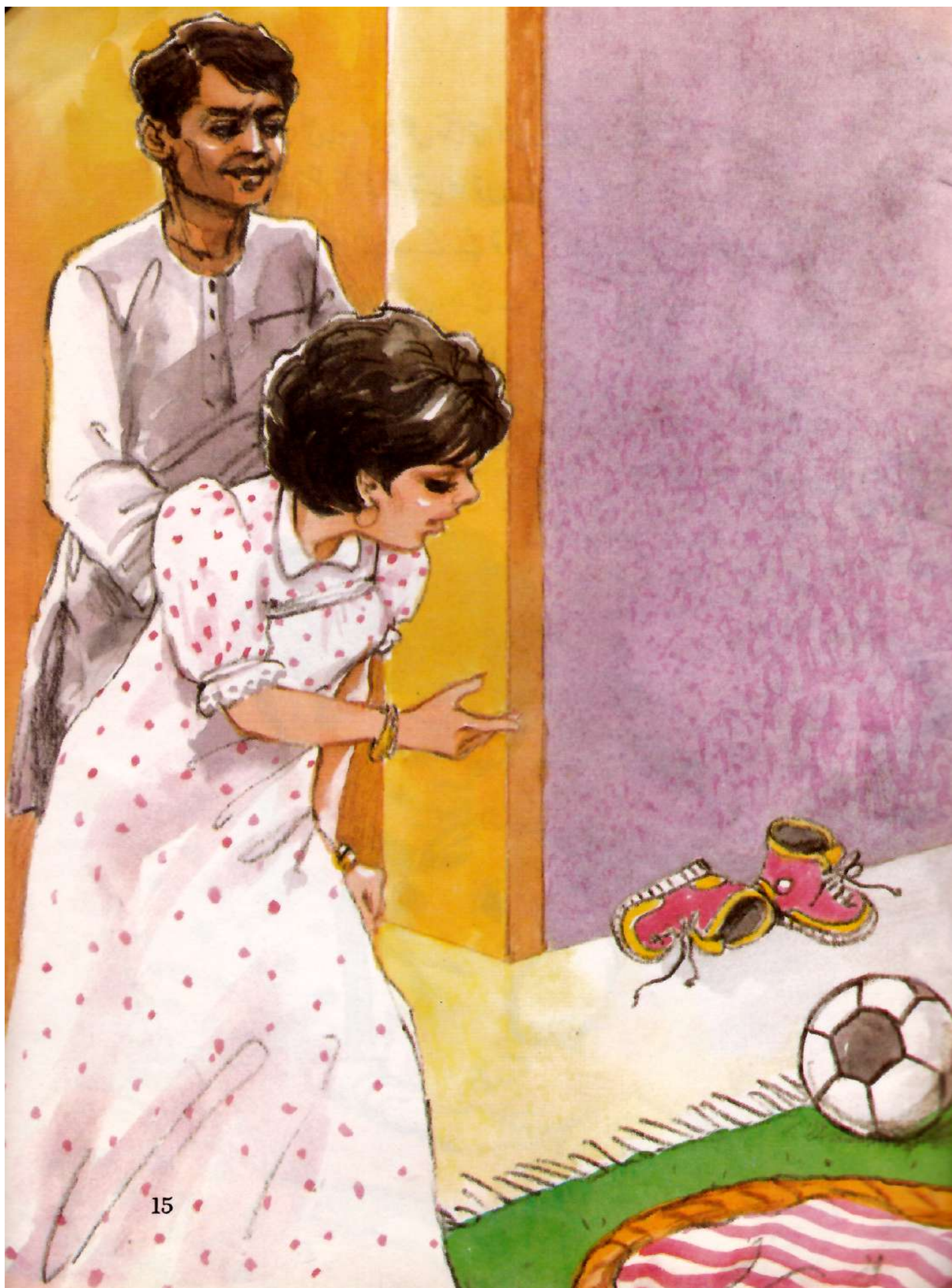
روی نے کہا "وائٹی باہر نہیں نکل سکتا تھا! اس لیے میں اسے بچانے گیا تھا"۔
اس کے والد نے مسکرا کر کہا "تو کیا بھوتوں نے تمہیں پکڑا؟"
تب روی کو احساس ہوا کہ پلنگ کے نیچے تو کچھ بھی نہ تھا۔ اس نے کتّے کو اپنے آغوش میں دبوچ لیا اور بولا "نہیں، وائٹی نے انہیں بھگا دیا"۔

پہلا انگریزی ایڈیشن: 1998
پہلا اُردو ایڈیشن: مارچ 1999
تعداد اشاعت: 3000

قیمت: 15.00 روپے۔

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.